



سوال

(73) ہوانگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ہوانگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ (حافظ حبیب محمد، بیار، دیر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں، آدمی کی ہوانگنے سے یقیناً وضو ٹوٹ جاتا ہے، چاہے ہوا تھوڑی نکلے یا زیادہ، چاہے آواز سے نکلے یا بے آواز، چاہے بدبو آئے یا نہ آئے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

امام ابو داؤد (متوفی 275ھ) فرماتے ہیں:

"حدثنا عثمان بن ابی شیبہ حدثنا جریر بن عبد الحمید عن عاصم الاحول عن عیسیٰ بن حطان عن مسلم بن سلام عن علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (اِذَا فَسَأَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيَعِدْ الصَّلَاةَ)"

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فیمن یسجد فی الصلوۃ ح 205)

اس حدیث کی سند حسن (لذاتہ) ہے، اسے ترمذی (1164) نسائی (السنن الکبریٰ: 5/325، 9026، 9025) دارمی (السنن: 1/260 ح 1146) وغیرہم نے عاصم الاحول کی سند سے مختصراً و مطولاً الفاظ کے معمول اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: "حدیث حسن" یعنی یہ حدیث حسن ہے۔ حافظ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

(الاحسان: 6/201 ح 4189 دوسرا نسخہ: 8/514، 515، 9/2237، 4201، 4199، 204، 203)

راویوں کا تعارف :-



اس حدیث کے راویوں کا مختصر اور جامع تعارف درج ذیل ہے :

1- عثمان بن ابی شیبہ :

"ثقفہ حافظ شہیر، ولد أبوام وقیل : كان لاسحفظ القرآن" (التقریب: 4513)

"كان لاسحفظ القرآن" والادعویٰ باطل، اور "ولد أبوام" والی جرح مردود ہے۔ یہ راوی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں۔

2- جریر بن عبد الحمید :-

"ثقفہ صحیح الكتاب، وقیل : كان فی آخر عمره یم من حفظه" (التقریب: 916)

اس راوی پر "یم من حفظه" والی جرح مردود ہے۔ یہ کتب ستہ کے مرکزی راوی ہیں، یہ روایت جریر کے علاوہ دوسرے راویوں نے بھی بیان کر رکھی ہے۔

3- عاصم الاحول :

"ثقفہ، من الرابطة، لم ینکلم فی الاقطان"، فكانه بسبب دخوله فی الولاية" (التقریب: 3060)

یحییٰ القطان کی جرح مردود ہے، عاصم مذکور کتب ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔

4- عیسیٰ بن حطان : انھیں درج ذیل محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے :

1- العلی المرتد : (تاریخ الثقات: 1330 وقال : ثقہ)

2- ابن حبان (ذکرہ فی کتاب الثقات 5/215 و صحیح حدیثہ)

3- الترمذی : (امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے ان کی بیان کردہ حدیث کو "حسن" کہہ کر عیسیٰ مذکور کی توثیق کر دی ہے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ بن حطان جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

5- مسلم بن سلام الحنفی : انھیں درج ذیل محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے :

1- ابن حبان (ذکرہ فی کتاب الثقات 5/395)

2- ابن شاہین (ثقات ابن شاہین: 1391)

3- ابو نعیم (ابو نعیم الفضل بن دکن الکوفی نے کہا :

"كان أحد الثقات المأمونين"

(مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ: 7 تحقیقی)



4- الترمذی (امام ترمذی نے مسلم الحنفی کی حدیث کو "حسن" کہہ کر ان کی توثیق کر دی ہے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ مسلم بن سلام الحنفی ثقہ ہیں۔

تنبیہ :-

شعیب ارناووط نے یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ :

"ولم یوثقہ غیر المولف" یعنی اس راوی کو ابن حبان کے سوا، کسی دوسرے نے ثقہ نہیں کہا۔ یہ دعویٰ اصلاً باطل ہے، کیونکہ مسلم مذکور کو ابن حبان کے علاوہ، ترمذی، ابن شاہین اور ابو نعیم نے بھی ثقہ قرار دیا ہے، اسی طرح ابن القطان الفاسی کا مسلم مذکور کو "مجمول الحال" کہہ کر "بہ حدیث لایصح" کہنا بھی مردود ہے۔ والحمد للہ

6- علی بن طلق، صحابی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام دارمی نے فرمایا کہ علی بن طلق صحابی ہیں۔ (دیکھئے سنن الدارمی : ص 208 ح 1146)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ شعیب ارناووط وغیرہ کا اس حدیث کو ضعیف کہنا غلط ہے۔

حق یہی ہے کہ یہ حدیث بلحاظ سند حسن لذاتہ ہے اور بلحاظ شواہد صحیح ہے۔

شواہد کا ذکر: (1) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْكَلْ عَلَيْهِ أَخْرَجْ مِنْهُ شَيْءًا لَّا فَلَاحَ حَرْجٍ مِنْ النَّسْجِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا"

"اگر تم میں سے (مرض و ہم والا) کوئی شخص اپنے پیٹ میں کوئی گڑبڑ محسوس کرے اور اسے شک ہو کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں نکلی؟ تو اس وقت مسجد سے نہ نکلے جب تک (ہوا نکلنے کی) آواز نہ یا بدبو نہ سونگھ لے۔ (صحیح مسلم : 99/326 دارالسلام : 805)

یہ روایت اس شکی و ہی مریض کے بارے میں ہے جسے وہم رہتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں، ظاہر ہے کہ شک کی بنیاد پر نماز توڑ دینا صحیح نہیں ہے، رہا وہ شخص جسے یقین ہو جائے کہ اس کی ہوا نکلی ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ آواز نہ سنے، چاہے وہ بد محسوس کرے یا نہ کرے۔

2- عبادہ بن تیمم کے چچا (عبداللہ زید المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَّا يَنْصُرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا"

"یعنی (وہم اور شک کا مریض شخص) اس وقت تک نماز سے نہ نکلے جب تک وہ آواز نہ سنے یا بدبو محسوس کر لے۔ (صحیح البخاری : 177 و صحیح مسلم : 98/361 دارالسلام : 804)

3- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَّا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ"

جس کو حدث ہو جائے (یعنی وضو ٹوٹ جائے تو) اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ (دوبارہ) وضو نہ کر لے (یعنی دوبارہ وضو کے بعد ہی نماز قبول ہوگی) ابو ہریرہ



رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حدیث سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: فناء (پھسکی) یا آواز کے ساتھ ہوا کا نکلنا۔ (صحیح بخاری: 135)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان کی ہوا نکلنے سے اس کا وضو فوراً ٹوٹ جاتا ہے چاہے یہ ہوا آواز سے نکلے یا بے آواز نکلے۔ چاہے بدلو آئے یا نہ آئے، چاہے معمولی پھسکی ہو یا بڑا پاؤ، چاہے دبر سے نکلے یا قبل سے، ان سب حالتوں میں یقیناً وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی اہل حدیث کا مسلک ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"الْوَضُوءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ"

جو چیز (منہ سے مثلاً قے، الٹی یا دبر قبل سے مثلاً پھسکی، پادو وغیرہ) نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جو چیز (منہ سے) داخل ہو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (اللاوسط لابن المنذر ج 1 ص 185 ث 81 و سندہ صحیح) (الحدیث: 2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 225

محدث فتویٰ